محمد کریم خان
تحقیق کار: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

تعلیم وتعلم کے اصول وضوابط

احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک خصوصی مطالعہ

انسان نے اپنی اجتماعی زندگی کے لئے جن اداروں کو منظم کیا اوران کے ذریعے اجتماعی زندگی کے تسلسل کو قائم رکھا، ان میں تعلیم کا ادارہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ تعلیم دراصل ایک نسل کے تجربات کو دوسری نسل میں منتقل کرنے کا نام ہے۔ معلومات بہم پہنچانے کے سادہ سے عمل نے ایک انتہائی پیچیدہ اور وسیع نظام کو بنیاد فراہم کی ہے۔ کسی معاشرے کے اجتماعی شعور اور انفرادی تشخص کے ارتقا کا دارومدار زیادہ تر تعلیمی اداروں پر ہے۔ جو ماحول تعلیمی درس گاہوں کا ہوگا وہی ماحول کسی نہ کسی طرح پورا معاشرہ اپنائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنے تعلیمی نظام اور تعلیمی درس گاہوں کی عظمت پر بہت زور دیتی ہے۔ قومی زندگی میں نظام تعلیم کی وہی حیثیت ہے جو فرد کے لئے اس کے دماغ کی ہوتی ہے۔ اگر دماغ کسی ساحر کی سامری اور کسی ساحری کے طلسم کا شکار ہو جائے تو فرد کی ساری حرکات وسکنات اسی کے منشا کے مطابق نمودار ہوں گی، خواہ وہ اپنی جگہ یہ سمجھتا رہے وہ اپنی آزاد سوچ سے ہر اقدام کر رہا ہے۔ دراصل ایمان وفکر کو کسی بھی نقشے پر نشوونما دینے میں کسی قوم کے نظام تعلیم کو بہت ہی مؤثر دخل حاصل ہوتا ہے۔ نظام تعلیم ہی نسلوں کو کسی بلند نصب العین کی پرواز کرنے کے لئے فکر وحکمت کے بال و پر دیتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ انسانی میں منفرد تحریک تعلیم کے شروع کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو انسان کا بنیادی حق اور مسلمان کا بنیادی فریضہ قرار دیا۔ آں جناب صلی اللہ

علیہ وسلم نے تعلیم کو عام کرنے کی جو پالیسی اختیار کی تھی، امت مسلمہ نے اسے ایک ادارے کی صورت میں منظم کیا۔(۱) مسلمانوں نے بعد کے زمانے میں جو علمی ترقیاں کیں اور جس کے باعث وہ ساری دنیا کے معلم بنے اور ساری دنیا کے لوگ عربی کتب کو پڑھ کر جدید ترین تحقیقات سے آگاہ ہوئے۔اس کی اساس، عہد نبوی ﷺ کی تیار کردہ بنیاد ہی تھی۔(۲)

اسلامی تحریک جب دنیا میں اٹھی تھی، اس وقت مسلمانوں نے دوسری قوموں پر محض سیاسی یا فوجی غلبہ ہی حاصل نہیں کیا تھا، بل کہ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ مسلمان ہی اس وقت ایسے تھے جو تحقیقات کا کام کرنے میں پیش پیش تھے۔انہوں نے نہ صرف یہ کہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی بل کہ ان معلومات کو اپنے نقطہء نظر، اپنے طرزِ فکر اور اپنے عقیدے کے مطابق مرتب کیا۔چناں چہ اس کی بہ دولت ایک ایسی غالب تہذیب نقطۂ وجود میں آئی، جس کے رنگ میں دنیا رنگتی چلی گئی۔(۳)

قرآن وسنت میں تعلیم وتعلم کی فضیلت واہمیت اور اصول وضوابط کا ذکر بہ کثرت موجود ہے اللہ تعالیٰ معلم ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام متعلمین و معلمین ہیں۔انسانی فضیلت اور عظمت کا راز بھی علم میں ہے حضرت آدمؑ کو فرشتوں پر فوقیت دینا بھی آپ کے علم ہی کی بنیاد پر تھا۔قرآن مجید میں ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاء كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاء هَؤُلاء إِن كُنتُمْ صَادِقِينَO قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُO (۴)

اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام اشیا کے نام سکھا دیے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا مجھے ان اشیا کے نام بتادو اگر تم سچے ہو۔فرشتوں نے عرض کیا تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں، مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھلایا بے شک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں علم دیتا ہوں:

الرَّحْمَنُO عَلَّمَ الْقُرْآنَO خَلَقَ الْإِنسَانَO عَلَّمَهُ الْبَيَانَO (۵)

رحمان نے قرآن کی تعلیم دی، اس نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو گویائی سکھلائی۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے مناصب نبوت میں تعلیم دینے کے منصب کو خصوصی حیثیت

سے بیان کیا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍO (٦)

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیجا، وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ بے شک وہ لوگ پہلے سے کھلی گم راہی میں تھے۔

قرآن مجید میں اہل علم کی فضیلت کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ O(٧)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند فرمادے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے کی خاص ترغیب و تحریص دلائی ہے قرآن پاک میں ہے۔

فَلَوْلاَ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَO(٨)

تو ان میں سے ہر ایک گروہ کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں، تاکہ وہ بچیں۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کے ارشادات تعلیم و تعلم کی فضیلت کے بارے میں بہ کثرت موجود ہیں۔ احادیث مبارکہ میں تعلیم و تعلم کے اصول و ضوابط کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، تعلیم و تعلم کے اصول و ضوابط کے حوالے سے چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم، قال: جآء عصفور حتی وقع السفینة فنقر فی البحر نقرة او نقرتین قال له الخضر یاموسیٰ، مانقص علمی و علمك من علم الله الا مثل ما نقر هذا العصفور بمنقاره من البحر، قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (٩)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

اصول وضوابط

☆ یہ تشبیہ مماثلت کے لئے نہیں بل کہ حقارت اور قلت کے لئے ہے۔(١٠)

☆ بات کو سمجھانے کے لئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کے لئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(١١)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(١٢)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(١٣)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ان مثل ما بعثنی اللہ بہ عز و جل من الھدیٰ والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت المآء فانبت الکلأ والعشب الکثیر وکان منھا اجادب امسکت المآء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا منھا وسقوا ورعوا واصاب طائفۃ منھا اخریٰ انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلأ فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ و نفعہ بما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم و مثل من لم یرفع بذلک رأسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت

به (۱۴)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے، جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے سیکھا اور سکھایا ہے۔

جب کہ وہ دوسرے کی مثال جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

اصول وضوابط

☆ دین اسلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت و رہ نمائی ہے۔

☆ انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆ علم خود مقصود نہیں بل کہ ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (۱۵)

☆ علم دین کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کی راہ ہے۔

☆ علم دین سے منہ موڑنا گم راہی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں، ہدایت و نجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔

☆ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد دین اسلام کے علاوہ باقی ادیان میں انسانیت کی نجات نہیں ہے۔

☆ علم دین کو سیکھنا اور سکھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔

☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے اور عمل کے لئے علم ضروری ہے۔ (۱۶)

☆علم دین خود سیکھ کر دوسرے تک پہنچانا دینی فریضہ ہے اور دین پھیلانے کے جو ذرائع ہیں انہیں استعمال میں لانا بھی دینی فریضہ ہے۔ اس وقت جو زبانیں مروج ہیں جیسے انگریزی، فرانسیسی، جاپانی وغیرہ ان کو سیکھنا اور پھر ان لوگوں تک دین کی تبلیغ پہنچانا مسلمانوں کا مذہبی و دینی فریضہ ہے۔ (١٧)

☆تبلیغ دین کے لئے عالم ہونا لازم ہے۔ (١٨)

حدثنا عبدالله بن محمد الفضيلي قال اخبرنا ابن المبارك عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد (١٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تمہارے لئے باپ کی مثل ہوں۔

اصول وضوابط

☆نبی کریم ﷺ امت پر شفقت اور تربیت کرنے میں باپ کی مثل ہیں۔ (٢٠)

☆رتبے اور مرتبے کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کی مثل کوئی نہیں ہو سکتا۔ (٢١)

☆نبی کریم ﷺ امت پر بہت شفیق و مہربان ہیں۔ (٢٢)

☆آپ ﷺ تبلیغ دین کے لئے لوگوں کو قرب عطا کرتے تھے، تا کہ لوگ مسائل پوچھنے اور دین سیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں۔ (٢٣)

☆شیخ یا استاد کا رتبہ باپ سے زیادہ ہے۔ (٢٤)

ان ابا هريرة رضي الله عنه كان يحدث قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: مامن مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء (٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان

کٹا ہوا دیکھتے ہو؟

اصول وضوابط

☆ ہر پیدا ہونے والا بچہ اسلام پر ہوتا ہے۔(۲٦)
☆ انسان دوسروں کی محبت سے سیکھتا اور دوسروں کی عادات واطوار اپناتا ہے۔
☆ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونا انسانیت کا عیب ہے۔
☆ بچہ والدین کے نقش قدم پر چلتا ہے۔
☆ ہر پیدا ہونے والے بچے میں معرفت الٰہی کی قدرت ہوتی ہے۔(۲۷)
☆ انسان کی معرفت الٰہی کی قوت کو کوئی ختم نہیں کرسکتا۔(۲۸)
☆ بچوں کو جیسا ماحول ملتا ہے ویسا ہی رنگ اختیار کرلیتے ہیں۔(۲۹)
☆ بچوں کی پیدائش کا عمل فطرتاً نکاح کے ساتھ ہے۔
☆ جس طرح جانور کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے اعضا پر کوئی آفت نہ آئے تو وہ پورا کام کریں گے۔ مگر آفت کے ساتھ بے کار یا عیب دار ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی انسان کے بچے پر ذہنی آفت نہ آئے تو اس کی فطرت صحیح کام کرے گی اور وہ مسلمان ہوگا مگر اس کے ماں باپ اس پر صحبت کی ذہنی آفت ڈال کر کسی دوسرے مذہب کا پیروکار بنا دیتے ہیں۔(۳۰)

حدثنا محمد بن اسماعیل خلادبن یحیی حدثنا بشیر بن المهاجر اخبرنا عبدالله بن بریدة عن ابیه قال قال النبی صلی اللهعلیه وآله وسلم: هل تدرون مامثل هذه وهذه ورمی بهاتین قالوا الله ورسوله اعلم قال هذاك الامل وهذاك الاجل، قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۳۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے اور دو کنکریاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اُمید ہے اور یہ موت۔

اصول وضوابط

☆معلم کا طالب علموں کو متوجہ کرنے کے لئے سوالات کرنا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔(۳۲)

☆استاد یا شیخ کے سامنے خاموش رہنا اوران کے جواب کا انتظار کرنا حصول علم کے لئے بہترین طریقہ ہے۔(۳۳)

☆کسی حسّی شئے کے ذریعے بات سمجھانا بہترین طریقہ تعلیم ہے۔

☆بندے کی اُمیدیں بہت زیادہ اور عمر کم ہے۔(۳۴)

☆بندے کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں لیکن موت آ جاتی ہے۔(۳۵)

☆ہمیں اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے۔(۳٦)

☆ہمیں ہر قسم کے علوم وفنون سیکھنے چاہئے۔(۳۷)

عن عبدالله قال: خط النبی صلی اللّٰہعلیه وآله وسلم خطامربعا وخط وسط الخط المربع خطوطاالی جانب الخط الذی وسط المربع وخطا خارج الخط المربع ثم قال اتدرون ماهذا؟ قالوا الله ورسوله اعلم قال هذا الخط الاؤسط الانسان والخطوط التی الی جانبه الاعراض والاعراض تنهشه من کل مکاناذا خطاه هذا اصابه هذا والخط المربع الاجل المحیط به والخط الخارج البعید الامل، قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح (۳۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا، پھراس کے درمیان ایک خط اوپر کو نکلتا ہوا کھینچا اوراس درمیانی خط کے دونوں جانب بہت سے خطوط کھینچے، اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہے اوراس کے دونوں جانب جو خطوط کھینچے ہوئے ہیں وہ اس کی بیماریاں اور تکلیفیں ہیں جو اس پر آتی جاتی ہیں اور یہ

مربع خط جو انسان کو گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس سے باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی تمنائیں ہیں۔

اصول وضوابط

☆صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے علم کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

☆استاد یا شیخ کے علم کے سامنے اپنے علم کا اظہار نہ کرنا بہتر ہے۔

☆انسان بیماریوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرا ہوا ہے۔(٣٩)

☆انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں۔(٤٠)

☆تختہ سیاہ یا تختہ سفید اور قلم کے ذریعے لکھ کر یا نشان دہی کر کے علم سکھانا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔

☆طالب علموں کو متوجہ رکھنے کے لئے ان سے سوال و جواب کرنے چاہئے۔

☆اللہ کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔

☆مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور اکرم ﷺ کا ہے۔

☆انسان مرجاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں۔(٤١)

عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول لله صلی اللهعلیه وآله وسلم: مثل المومن الذی یقراء القرآن کمثل الا ترنجة ریحها طیب وطعمها طیب و مثل المومن الذی لا یقراء القرآن کمثل التمر ة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقراء القرآن کمثل الریحانة ریحهاطیب وطعمها مرومثل المنافق الذی لا یقراء القرآن کمثل الحنظلة ریحها مر وطعمهامر، قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (٤٢)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوش بو پاکیزہ اور ذائقہ خوش گوار ہے۔اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوش بو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے۔اور منافق

کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوش بوتو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوش بو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

اصول وضوابط

☆ مسلمان جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کا ظاہر و باطن پاکیزہ و اچھا ہے۔(٤٣)

☆ ایسا مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبے والا ہے۔

☆ ایسا مسلمان جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، یہ بہ ظاہر اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اچھا نہیں ہے۔(٤٤)

☆ جو مومن قرآن نہیں پڑھتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے، یہ بہ ظاہر اچھا نہیں، لیکن باطن کے لحاظ سے بہتر ہے۔(٤٥)

☆ منافق قرآن پڑھنے والے کا ظاہری تاثر اچھا ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ اچھا نہیں ہوتا۔(٤٦)

☆ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کا ظاہر و باطن خراب ہے۔(٤٧)

حدثنا الحسن بن علی الخلال حدثنا عبدالحمید بن جعفر عن سعید المقبریّ عن عطا مولیٰ ابی احمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: تعلموا القرآن، فاقرء وه فان مثل القرآن لمن تعلم فقرء ه وقام به کمثل جراب محشو مسکا یفوح ریحه فی کل مکان ومثل من تعلمهٗ فیرقد وهو فی جوفه کمثل جراب او کی علی مسك قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن (٤٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور پڑھو، اس لئے کہ جس نے قرآن کو سیکھا پھر اسے پڑھا اور قائم کیا اس کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اس کی خوش بو ہر جگہ پھیلتی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے، جیسے مشک کی تھیلی

کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔

اصول وضوابط

☆ قرآن مجید کا پڑھنا باعث ثواب و برکت ہے۔(۴۹)

☆ قرآن کے پڑھنے والے کے لئے رب تعالیٰ کی رحمت خاص ہے۔(۵۰)

☆ قرآن پڑھنے والے کا سینہ خوش بو کی ایسی تھیلی ہے جس سے ہر وقت اہل خانہ معطر رہتے ہیں۔(۵۱)

☆ قاری اس سے خود بھی برکت وثواب حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ دیتا ہے۔(۵۲)

☆ جو قرآن کو نہیں پڑھتا وہ خود بھی برکت سے خالی ہے اور دوسروں کو بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔(۵۳)

☆ قرآن کو پڑھ کر بھلا دینا آفت ہے۔

حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثناابان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم: مثل جليس الصالح كمثل صاحب المسك ان لم يصبك منه شئ اصابك من ريحه ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك من سواده اصابك من دخانه (۵۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک ہم نشین کی مثال خوش بو والے کی طرح ہے۔ اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوش بو کو اس سے پا ہی لے گا اور بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے اگر تو اس کی سیاہی سے بچ بھی جائے تو اس کا دھواں تجھے ضرور پہنچے گا۔

اصول وضوابط

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔

☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے۔(۵۵)

☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا۔(٥٦)

☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔(٥٧)

☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہئے۔(٥٨)

☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔(٥٩)

☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندہ کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔(٦٠)

عن عبدالله بن عمر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اخبروني بشجرة كالرجل المسلم تؤتي اكلها كل حين باذن ربها، لا يتحات ورقها؟ ثم قال: هي النخلة(٦١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

اصول وضوابط

☆ طلبہ اور مستفیدین کو متوجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

☆ علم کے شوقین کا ذوقِ علم بڑھانے کے لئے ان سے سوالات کیے جائیں۔(٦٢)

☆ سوال کرنے کا مقصد مسئول کو پریشان کرنا یا مغالطے میں ڈالنا نہیں ہونا چاہئے۔(٦٣)

☆ امتحان لینے کے لئے اپنے شاگردوں یا اصحاب سے سوال کرنا جائز ہے۔(٦٤)

☆ اپنے اساتذہ، شیوخ یا بڑوں کے سامنے خاموش رہنا بہترین عمل ہے۔(٦٥)

☆ مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانا بہترین تبلیغ علم ہے۔

☆ مسلمان اخلاق وعادات اور حسن اعمال میں مستقل مزاج ہوتا ہے۔(٦٦)

☆ کھجور کے درخت کی طرح مسلمان بھی اپنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دوسروں کے لئے سرچشمہ خیر بن سکتا ہے۔(٦٧)

☆ جیسے کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں اسی طرح مؤمن کے دل میں

ایمان بڑا گہرا ہوتا ہے۔(٦٨)

☆سوال کرنا عدم علمیت پر دلالت نہیں کرتا۔

☆مؤمن ہمیشہ سچا، کھرا، ملنسار، خوش مزاج اور دوسروں کے لئے نافع ہوتا ہے۔(٦٩)

حدثنا محمد بن عبدالاعلى الصنعاني: حدثنا عمر بن علي المقدمي حدثنا نافع بن عمر الجحمي عن بشربن عاصم سمعه يحدث عن ابيه عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم قال: ان الله يبغض البليغ من الرجال الذى يتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة، قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب وسكت عليه ابو داود (٧٠)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹتا ہے جس طرح گائے چارے کو لپیٹتی ہے۔

اصول وضوابط

☆بناوٹی کلام کرنا غیر پسندیدہ ہے۔(٧١)

☆کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات سنانا اچھا فعل نہیں ہے۔(٧٢)

☆ایسا کلام جو تکلفات اور مشکلات پر مبنی ہو، منع ہے۔(٧٣)

☆تقریر وتحریر عام فہم اور لوگوں کے ذہن کے قریب ترین ہونی چاہئے۔(٧٤)

☆الفاظ کی ادائیگی اس طرح کرنا کہ سننے والے کو سمجھ نہ آئے ایسا کلام منع ہے۔(٧٥)

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا الحسن بن موسىٰ عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن اوس بن خالد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم: مثل الذى يجلس يسمع الحكمة ثم لا يحدث عن صاحبه الا بشر ما يسمع كمثل رجل اتى داعيا فقال يا داعي اجزرني شاة من غنمك قال اذهب فخذ باذن خيرها فذهب فاخذ باذن كلب الغنم (٧٦)

(٨٧) [illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(٥٧) [illegible]
[illegible]
[illegible]
(٨٧) [illegible] ☆
(٨٧) [illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆
[illegible] ☆

[illegible]

[illegible]

☆قرآن پڑھنے والوں کی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔(٨٧)

حد ثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ابراھیم بن موسیٰ اخبرنا الولید بن مسلم حدثنا روح بن جناح عن مجاھد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فقیہ اشد علی الشیطان من الف عابد، قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب (٨٨)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

اصول وضوابط

☆علما امت میں اعلیٰ ترین اور رتبے والے ہیں۔(٨٩)

☆علما کا رتبہ علم کی وجہ سے ہے۔(٩٠)

☆علما کا رتبہ ان کے حصول علم اور تبلیغ علم کی وجہ سے ہے۔(٩١)

☆علم حاصل کرنا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔(٩٢)

☆عالم چاند اور عابد ستارے ہیں۔ عالم خود روشن ہوتا ہے اور دوسروں کو اپنی روشنی سے فیض یاب کرتا ہے، عابد خود روشن ہوتا ہے لیکن اس کی روشنی دوسروں کے لئے نہیں ہوتی۔(٩٣)

☆علما انبیا کے وارث ہیں۔(٩٤)

حدثنا ھشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد ثنا عثمان بن ابی عاتکة عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علیکم بھذا العلم قبل ان یقبض و قبضه ان یرفع وجمع بین اصبعیه الوسطی والتی تلی الابھام ھکذا ثم قال العالم والمتعلم شریکان فی الاجر ولا خیر فی سائر الناس (٩٥)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کو اس کے قبض ہونے سے پہلے لازم پکڑ لو۔ اور علم کا قبض یہ ہے کہ اسے اٹھا لیا جائے گا اور آپ ﷺ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا، اس

طرح۔ پھر فرمایا سکھانے اور سیکھنے والا ثواب میں شریک ہیں، باقی لوگوں میں کوئی خوبی نہیں۔

اصول وضوابط

☆فضلِ علم فضلِ عبادت سے افضل ہے۔(٩٦)

☆علم سیکھنے اور سکھانے والوں کا رتبہ تمام سے بڑھ کر ہے۔(٩٧)

☆تمام مسلمانوں پر علم ضروریات دین حاصل کرنا فرض ہے۔(٩٨)

☆جسے خود علم حاصل نہیں وہ دوسرے سے حاصل کرے۔(٩٩)

☆مسلمانوں کے ایک گروہ کے لئے ہر دور میں علم دین حاصل کرنا اور پھیلانا لازم ہے۔(١٠٠)

حدثنا هشام بن عمار ثنا حفص بن سليمان ثنا كثير بن شنظير عن محمدبن سيرين عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم: وواضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجواهر واللؤلؤوالذهب (١٠١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کو نااہلوں کے سامنے پیش کرنا ایسا ہے جیسے خنزیروں کے گلے میں جواہرات، موتی اور سونے کے ہار پہنانا۔

اصول وضوابط

☆ہر شخص کو علم کی استعداد نہیں ہے۔(١٠٢)

☆نالائق کو علم سکھانا تضیع اوقات واستطاعت ہے۔(١٠٣)

☆علما کے لئے لازم ہے کہ وہ طلبہ کی استعداد کے مطابق علوم میں درجہ بندی کر کے علم سکھائیں۔(١٠٤)

☆درجہ بندی کے بغیر علم سکھانا زیادہ نفع بخش نہیں ہے۔(١٠٥)

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن عبيد بن صخر عن المقبرى عن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلى اللهعليه وآله

وسلم یقول: من جآء مسجدی هذا لم یاته الالخیر یتعلمه او یعلمه فهو بمنزلة المجاهد فی سبیل الله ومن جآء ہ لغیر ذلك فهو بمنزلة الرجل ینظر الی متاع غیره (١٠٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری اس مسجد میں خیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے آئے، تو اسے مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ حاصل ہے، اور جو اس کے علاوہ کسی اور کام کی غرض سے آیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسے دوسرے کے مال پر رکھنے والا نظر ہو۔

اصول وضوابط

☆ مساجد کو علم کے مراکز بنانا چاہئے۔(١٠٧)

☆ مساجد میں جانے کا مقصد نماز کے علاوہ علم سیکھنا یا سکھانا ہونا چاہئے۔(١٠٨)

☆ طالب علم کا احیائے دین اور مخالفتِ شیطان میں کوشش کرنا بھی جہاد ہے۔(١٠٩)

☆ مسجد نبوی علم کا مرکز ہے اس میں علم سیکھنے یا سکھلانے کے لئے آنا چاہئے۔(١١٠)

☆ مسجد نبوی میں درس وتدریس علوم دینیہ بہ منزلہ جہاد کے ہے۔(١١١)

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعلی بن محمد قالا ثنا وقیع ثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن ابی کبشة الانماری قال قال رسول الله صلی اللهعلیه وآله وسلم: مثل هذه الامة کمثل اربعة نفر رجل اتاه اللهمالا وعلما فهو یعمل بعلمه فی ماله ینفقه فی حقه ورجل اتاه اللهعلما ولم یؤته مالا فهو یقول:لوکان لی مثل هذا عملت فیه مثل الذی یعمل قال رسول الله صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم فهما فی الاجر سوأء ورجل اتاه الله مالا ولم یؤته علما فهو یخبط فی ماله وینفقه فی غیر حقه ورجل لم یؤته الله علما ولا مالا فهو یقول لو کان لی مثل هذا عملت فیه مثل الذی یعمل قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهما فی الوزر سوآء (١١٢)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

- (٧١١) [illegible]
- (٨١١) [illegible]
- (٥١١) [illegible]
- (٨١١) [illegible]
- (٨١١) [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

[illegible]

حیثیت مسلمان ہمیں ان اصول وضوابط پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

حوالے

۱۔ خالد علوی، ڈاکٹر۔ اسلام کا معاشرتی نظام: الفیصل ناشران لاہور، ۲۰۰۵ء۔ ص ۳۷۷

۲۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور: ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ط ۹، ۲۰۰۳ء۔ ص ۲۶۱

۳۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، قوموں کے عروج وزوال پر علمی تحقیقات کے اثرات: مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ط ۱، ۱۹۹۲ء۔ ص ۵۷

۴۔ البقرۃ: ۳۱۔۳۲

۵۔ الرحمٰن: ۱۔۴

۶۔ الجمعۃ: ۲

۷۔ المجادلۃ: ۱۱

۸۔ التوبۃ: ۱۲۲

۹۔ i. بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ۔ الجامع الصحیح البخاری (موسوعۃ الحدیث الشریف): دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔ احادیث الانبیاء۔ ص ۲۷۷، رقم ۳۴۰۱

ii. مسلم، ابن حجاج، القشیری۔ الجامع الصحیح المسلم (موسوعۃ الحدیث الشریف)، الفضائل: دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔ ص ۱۰۹۶، رقم ۲۳۸۰

iii. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ۔ الجامع الترمذی (موسوعۃ الحدیث الشریف)، تفسیر القرآن۔ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔ ص ۱۹۷۱، رقم ۳۱۴۹

۱۰۔ عینی، محمود، ابومحمد بدرالدین۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: دارالحدیث، ملتان۔ ج ۶، ص ۱۳۱

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ امجدی، شریف الحق۔ نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ فرید بک سٹال، لاہور، ط ۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔ ج ۱، ص ۴۸۰، ۴۸۱

۱۳۔ بجنوری، احمد رضا۔ انوار الباری شرح صحیح البخاری: ادارۃ تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۴۲۵ء۔ ج ۶، ص ۲۶۹

١٤۔ i. بخاری:العلم۔ص٩،رقم ٧٩
ii. مسلم:الفضائل۔ص١٠٨٢،رقم ٥٩٥٣
iii. ابن حنبل، احمد، ابوعبداللہ۔ مسند الامام احمد بن حنبل: دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعۃ الثانیۃ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔ص ١٤١٧، رقم ١٩٥٩٠
١٥۔ عمدۃ القاری: ج٢،ص١١٠
١٦۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابوالفضل شہاب الدین۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری: نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔ج١،ص١٧٦
١٧۔ انوار الباری: ج٥،ص١١٨
١٨۔ ایضاً
١٩۔ i. ابوداود، سلیمان بن اشعث، السجستانی۔ سنن ابی داؤد (موسوعۃ الحدیث الشریف)۔ دارالسلام، الطہارۃ۔ص١٢٢٣، رقم ٨۔ للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء
ii. نسائی، شعیب بن علی، ابوعبدالرحمن احمد۔ سنن النسائی (موسوعۃ الحدیث الشریف)۔ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔ الطہارۃ۔ص٢٠٨٩، رقم ٤٠
iii. ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابوعبداللہ۔ سنن ابن ماجہ (موسوعۃ الحدیث الشریف)۔ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔ الطہارۃ۔ص٢٤٩٦، رقم ٣١٣
٢٠۔ سبکی، محمد خطاب، محمود۔ المنہل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد۔ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان۔ ج١،ص٤٥۔٤٦
٢١۔ ایضاً
٢٢۔ التوبۃ:١٢٨
٢٣۔ خطابی، حمد بن محمد، ابوسلیمان۔ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ط١، ١٤١١ھ/١٩٩١ء: ج١،ص١٣
٢٤۔ سہارنپوری، خلیل احمد، علامہ۔ بذل المجہود فی حل ابی داؤد۔ قدیمی کتب خانہ، کراچی: ج١،ص٢٢،
٢٥۔ i. بخاری، الجنائز: ص١٠٦، رقم ١٣٥٨
ii. مسلم، القدر: ص١١٤١، رقم ٦٧٥٥
٢٦۔ نزہۃ القاری: ج٢،ص٨٤٨

۲۷۔ رضوی، محمود احمد۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری۔ مکتبہ رضوان لاہور: ج ۵، ص ۱۳۳

۲۸۔ الروم: ۳۰

۲۹۔ فیوض الباری: ج ۵، ص ۱۳۴

۳۰۔ نزھۃ القاری: ج ۲، ص ۸۴۷۔۸۴۸

۳۱۔ ترمذی، الامثال: ص ۱۹۴۰، رقم ۲۸۷۰

۳۲۔ نزھۃ القاری: ج ۳، ص ۴۶۳

۳۳۔ فتح الباری: ج ۴، ص ۳۲۴

۳۴۔ مبارکپوری، عبدالرحمٰن، ابوالعلاء محمد۔ تحفۃ الاحوذی۔ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ط ۳، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء: ج ۸، ص ۱۷۶

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ ایضاً

۳۸۔ i. بخاری: الرقاق۔ ص ۵۳۹، رقم ۶۴۱۷

ii. ترمذی: صفۃ القیامۃ۔ ص ۱۸۹۸، رقم ۲۴۵۴

iii. ابن ماجہ: الزھد۔ ص ۲۷۳۴، رقم ۴۲۳۱

۳۹۔ عمدۃ القاری: ج ۱۵، ص ۵۰۳

۴۰۔ ایضاً

۴۱۔ نزھۃ القاری: ج ۵، ص ۶۴۷

۴۲۔ i. بخاری: فضائل القرآن، ص ۴۳۵، رقم ۵۰۲۰

ii. مسلم: فضائل القرآن۔ ص ۸۰۳، رقم ۱۸۶۰

iii. ترمذی: الاداب۔ ص ۱۹۳۹، رقم ۲۸۶۵

iv. ابوداؤد: الاداب۔ ص ۱۵۷۸، رقم ۴۸۲۹

v. ابن ماجہ: السنۃ۔ ص ۲۴۹۰، رقم ۲۱۴

vi. مسند احمد: ج ۴، ص ۳۹۷

۴۳۔ عمدۃ القاری: ج ۱۳، ص ۵۶۳

۴۴۔ نزھۃ القاری: ج ۵، ص ۲٦۵

۴۵۔ ایضاً

۴٦۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵٦۳

۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ i. ترمذی: باب فضائل القرآن ص ۱۹۴۰، رقم ۲۸۷٦

ii. ابن ماجہ: السنۃ۔ ص ۲۴۹۰، رقم ۲۱۷

۴۹۔ ترمذی: فضائل القرآن۔ ص ۱۹۴۳، رقم ۲۹۰۷

۵۰۔ الاعراف: ۲۰۴

۵۱۔ کشمیری، محمد انور شاہ۔ العرف الشذی شرح سنن الترمذی: داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔ ج ۲، ص ۵۷۹

۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ i. بخاری: الذبائح والصید۔ ص ۴۷٦، رقم ۵۵۳۴

ii. مسلم: البر۔ ص ۱۱۳٦، رقم ٦٦۹۲

iii. ابوداؤد: الادب۔ ص ۱۵۷۸، رقم ۴۸۲۹

iv. مسند احمد: رقم ۴/۴۰۴

۵۵۔ نزھۃ القاری: ج ۳، ص ۴٦۳

۵٦۔ عمدۃ القاری: ج ۸، ص ۳۷٦

۵۷۔ فتح الباری: ج ۴، ص ۳۲۴

۵۸۔ ایضاً

۵۹۔ ایضاً

٦۰۔ ایضاً

٦۱۔ i- بخاری: العلم۔ ص ۷، ۹، رقم ٦۱، ۷۲

ii- مسلم: صفات المنافقین۔ ص ۱۱۷٦، رقم ۷۱۰۲

iii- مسند احمد: ص ٦۳، ۴، رقم ٦۴۷۷

٦٢۔ انوار الباری: ج ۵، ص ۵۱

٦٣۔ ایضاً

٦۴۔ فیوض الباری: ج ۱، ص ۲۴۱

٦۵۔ ایضاً

٦٦۔ انوار الباری: ج ۵، ص ۵۱

٦٧۔ ایضاً

٦٨۔ فیوض الباری: ج ۱، ص ۲۴۱

٦۹۔ عمدة القاری: ج ۲، ص ۲۰

٧٠۔ i- ترمذی، الادب، رقم ۲۸۵۳، ص ۱۹۳۷

ii- ابوداؤد، الادب، رقم ۵۰۰۵، ص ۱۵۸۹

iii. مسند احمد، رقم ۱۶۵/۲، ۱۸۷

٧١۔ العرف الشذی: ج ۲، ص ۵۷۴

٧٢۔ شاذلی، علی بن سلیمان، نفع قوت المغتذی علی حاشی جامع الترمذی: مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ ج ۲، ص ۵۷۴

٧٣۔ ایضاً

٧۴۔ العرف الشذی: ج ۲، ص ۵۷۴

٧۵۔ ایضاً

٧٦۔ i ابن ماجہ: الزھد۔ ص ۲۷۳۰، رقم ۴۱۷۲

٧٧۔ وحید الزمان خان، فوائد سنن ابن ماجہ علی حاشی سنن ابن ماجہ: مہتاب کمپنی لاہور۔ ج ۲، ص ۱۳۹۵

٧٨۔ ایضاً

٧۹۔ سندھی، حاشیہ سنن النسائی: قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ج ۲، ص ۵۴۳

٨٠۔ ایضاً

٨١۔ النحل ۱۶: ۱۲۵

٨٢۔ i بخاری: فضائل اصحاب النبی ﷺ۔ ص ۲۲۹، رقم ۳۶۸۱

ii. مسلم: فضائل الصحابۃ۔ ص ۱۰۹۹، رقم ۶۱۹۰

iii ترمذی: الرؤیا۔ ص۱۸۸۲، رقم ۲۲۸۴
٨٣۔ فتح الباری: ج ۷، ص ۴٦
٨٤۔ ایضاً
٨٥۔ بخاری: التفسیر۔ ص ۴۲۵، رقم ۴۹۳۷
٨٦۔ عمدۃ القاری: ج ۱۳، ص ۴٦۴
٨٧۔ ایضاً
٨٨۔ i ترمذی: العلم۔ ص۱۹۲۲، رقم ۲٦۸۱
ii ابن ماجہ: السنۃ۔ ص۲۴۹۱، رقم ۲۲۲
٨٩۔ المجادلۃ: ۱۱
٩٠۔ الزمر: ۹
٩١۔ تحفۃ الاحوذی: ج ۷، ص ۴۸۵
٩٢۔ ایضاً
٩٣۔ ایضاً: ص ۴۵٦
٩٤۔ ترمذی: العلم۔ ص۱۹۲۲، رقم ۲٦۷۲
٩٥۔ ابن ماجہ: السنۃ۔ ص۲۴۹۱، رقم ۲۲۸
٩٦۔ فوائد سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱٦۵
٩٧۔ ایضاً
٩٨۔ ابن ماجہ: السنۃ۔ ص۲۴۹۱، رقم ۲۲۴
٩٩۔ النحل: ۴۳
١٠٠۔ التوبۃ: ۱۲۲
١٠١۔ ابن ماجہ: السنۃ۔ ص۲۴۹۱، رقم ۲۲۴
١٠٢۔ فوائد سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱٦۳
١٠٣۔ ایضاً
١٠٤۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۹۹
١٠٥۔ فوائد سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱٦۲

۱۰۶۔ ابن ماجہ: السنۃ۔ص ۲۴۹۱، رقم ۲۲۷

۱۰۷۔ حاشیۃ سندھی: ج ۱، ص ۱۰۰

۱۰۸۔ ایضاً

۱۰۹۔ ایضاً

۱۱۰۔ ایضاً: ص ۱۰۱

۱۱۱۔ فوائد سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱۶۴

۱۱۲۔ ابن ماجہ: الزھد۔ص ۲۷۳۳، رقم ۴۲۲۸

۱۱۳۔ حاشیہ سندھی: ج ۲، ص ۵۵۷

۱۱۴۔ تعلیقات سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۱۴۱۳

۱۱۵۔ حاشیہ سندھی: ج ۲، ص ۵۵۷

۱۱۶۔ فوائد سنن ابن ماجہ: ج ۳، ص ۵۶۰

۱۱۷۔ حاشیہ سندھی، ج ۲: ص ۵۵۷

۲۷ علمی ودینی مقالات کا قیمتی مجموعہ

صراط مستقیم

حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ

ترتیب: سید عزیز الرحمٰن

صفحات ۲۶۴ قیمت: ۱۶۰

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷۔ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔فون: ۳۶۶۸۴۷۹۰

[illegible]